Date:

حضور پاک ﷺ بحیثیت سپہ سالار جامع نوٹ لکھیں

تعارف:

نبی کریم ﷺ کے غزوات، سرایا اور فوجی مہمات
پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کوئی بھی شخص جو جنگ کی ماحول،
پس منظر اور آثار و نتائج جانتا ہو یہ اعتراف کیے بغیر نہیں
رہ سکتا کہ نبی کریم ﷺ دنیا کے سب سے بڑے اور باکمال سپہ سالار تھے۔
آپ کی سوجھ بوجھ سب سے زیادہ درست اور آپ کی فراست
اور بیدار مغزی سب سے زیادہ گہری تھی۔ آپ جس طرح نبوت
و رسالت کے اوصاف میں سید الرسل اور اعظم انبیاء تھے
اسی طرح فوجی قیادت کے وصف میں بھی آپ یگانہ روزگار
اور نادر عبقریت کے مالک تھے چنانچہ آپ نے جو بھی معرکہ
آرائی کی اس کے لیے ایسے حالات و جہات کا انتخاب فرمایا
جو حزم و تدبر اور حکمت و شجاعت کے عین مطابق تھا کسی
معرکہ میں حکمت عملی، لشکر کی ترتیب اور حساس مراکز
پر اس کی تعیناتی، موزوں ترین مقام جنگ کے انتخاب اور جنگی
پلاننگ وغیرہ۔ جنگی معاملات و مسائل کے سلسلے میں آپ
کی عملی اقدامات سے ثابت کر دیا کہ دنیا کے بڑے بڑے کمانڈروں
کا علم بھی آپ کے پیچھے ہی ہوگا۔

حضور پاک ﷺ بحیثیت سپہ سالار کی نمایاں خصوصیات

- **جاسوس کے ذریعے حالات کا پتہ لگانا**

غزوہ احد کے دوران جب قریش اپنا لشکر کو
تیار کر رہا تھے تو حضرت عباس رض جو کہ مدینہ کی طرف
سے جاسوس تھے سارے معاملات کی خبر آپ ﷺ پہنچا رہے
تھے۔ جس سے آپ ﷺ حالات کا اچھے طریقہ سے

معائنہ کر کے اچھی حکمت عملی اپنا سکتے تھے۔

اپنی حکمرانی کی بجائے اکثریت کی رائے کو اپنانا

حضور پاکؐ کی سپہ سالاری کی یہ نمایاں خصوصیات ہے
کہ ہمیشہ مشورے سے چلنے اور اظہار رائے کو اہمیت دیتے تھے
غزوہ احد کے وقت حضور پاکؐ کی رائے تھی کہ جنگ مدینہ
میں رہ کر کی جائے لیکن بہت سے صحابہؓ نے اس پر اصرار
کیا کہ اسطرح قریش مکہ ہمیں کمزور اور ڈرپوک سمجھیں
گے لہٰذا ہمیں جنگ مدینہ سے باہر جا کر کرنی چاہیے جس
میں سرفہرست آپ کے چچا حضرت حمزہؓ شامل تھے۔ لہٰذا آپ
نے اپنے حکم پر اکثریت کی رائے کو اہمیت دی اور جنگ مدینہ
سے باہر احد کے مقام پر لڑی گئی۔

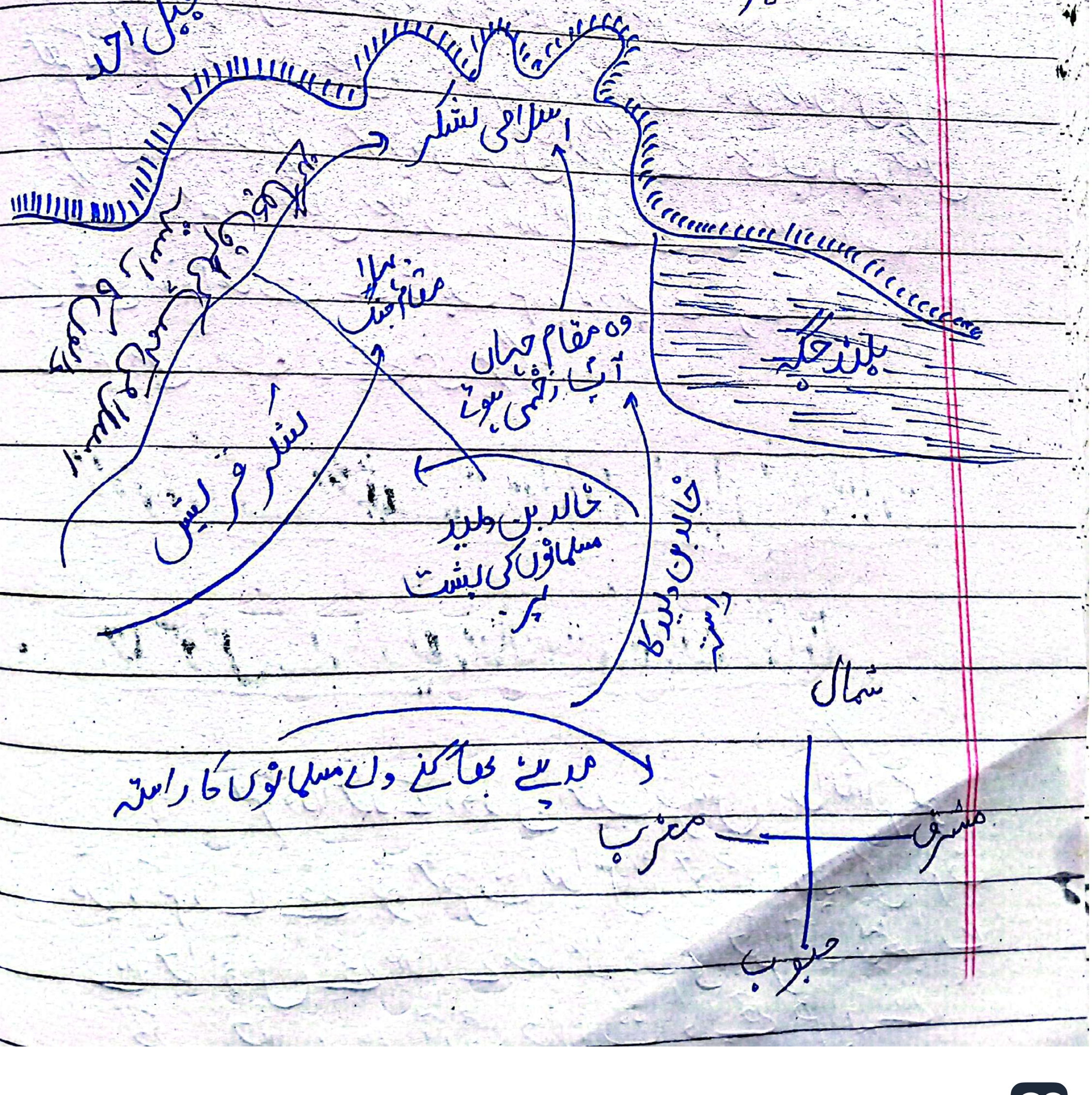

Date:

جنگ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے حقوق کی حفاظت

حضور پاک ﷺ بحیثیت سپہ سالار نہ صرف جنگ میں شریک لوگوں کے حقوق کی حفاظت فرماتے تھے بلکہ جو لوگ جنگ میں شریک نہیں ہوتے تھے ان کی حفاظت کے لیے بھی صحابہ اکرام میں سے ایک ذمہ دار ٹھہرا دیتے تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے حضرت ام مکتوم کو اس کام کے لیے مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے اندر رہ جانے والے لوگوں کی نماز پڑھائیں گے۔

لشکر کا معائنہ: جنگ کے لیے قابلیت کا چناؤ

حضور پاک ﷺ جنگ سے پہلے لشکر کا معائنہ فرماتے اور اور انہیں قابلیت کے بدلے میں مختلف حصوں میں تقسیم کرتے یعنی تیر چلانے والوں کا الگ گروہ اور بہادر کا الگ گروہ تاکہ ہر عمل منظم طریقے سے ہو۔ اسی طرح غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے شیخان نامی مقام پر پہنچ کر لشکر کا معائنہ کیا اور جو لوگ آپ کو چھوٹے اور جنگ کے لیے ناقابل لگیں آپ نے انہیں واپس بھیج دیا۔

جنگ میں رحم دلی کا جذبہ

آپ ﷺ جنگ میں بھی رحم دلی کا مظاہرہ کرتے۔ جنگ احد کے دوران آپ کے دشمن (قریش) کسی سمت سے حائل تھے اس لیے آپ نے دریافت کیا کوئی آدمی ہے جو ہمیں دشمن سے گزرے بغیر کسی قریبی

Date:

راستے سے لے چلو۔ اس کے جواب میں حضرت خیثمہ نے عرض کیا کہ میں اس خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ اس راستے سے گزرتے ہوئے ایک باغ سے گزر ہوا جس کا مالک مربع بن قیظی تھا یہ شخص منافق بھی تھا اور نابینا بھی اس نے لشکر کی آمد پر تو مسلمانوں پر دھول پھینکنے لگا اس پر لوگ اس کو قتل کرنے پر ہو گئے لیکن آپ نے فرمایا اس کو قتل مت کرو یہ دل اور آنکھ دونوں کا اندھا ہے۔

دفاعی منصوبے مرتب کرنا

حضور پاک ہمیشہ جنگ سے پہلے مکمل پلاننگ کرتے تھے اور پورا دفاعی منصوبہ مرتب کرتے تھے۔ غزوہ احد میں بھی آپ نے احد کی گھاٹی میں پہنچ کر لشکر کی ترتیب و تنظیم کی اور نقطہ نظر سے ان کو کئی حصوں میں تقسیم کیا آپ نے ماہر تیر اندازوں کا ایک الگ دستہ منتخب کیا اور ان کو ارشاد فرمایا

شہسواروں کو تیر مار کر ہم سے دور رکھو وہ پیچھے سے ہم پر چڑھ نہ آئے۔ ہم جیتیں یا ہاریں تم اپنی جگہ رہنا۔

اس ترتیب کے علاوہ صف کے اگلے حصے میں ایسے ممتاز اور بہادر مسلمان تھے جن کی جانبازی اور دلیری کا شہرہ تھا ان کو ہزاروں کے برابر جانا جاتا ہے۔ جن سے حضور پاک کی عبقریت کا پتہ چلتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کمانڈر کتنا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو لیکن آپ سے زیادہ باریک اور باحکمت نہیں ہو سکتا۔

Date:

جنگ کے لیے موزوں ترین مقام کا چناؤ

غزوہ کے دوران موزوں مقام کا چناؤ زندہ رہنے کے لیے سانس لینے کے برابر اہمیت رکھتا ہے لہٰذا صحیح مقام کے چناؤ کا مطلب ہے کہ **فتح سے پہلے ہی فتح**۔ اس طرح آپؐ نے غزوہ احد میں مقام کا چناؤ مشرکین کی آمد سے بعد میں کیا لیکن جو کہ سب سے بہترین اور اونچی چوٹی تھی۔ جس سے مسلمان سارے معاملات پر اچھے طریقے سے نظر رکھ سکتے تھے۔ اس طرح جنگ میں صحیح مقام کا چناؤ کر کے آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ محفوظ کر لیا۔

لشکر میں شجاعت کی روح پھونکتے ہوئے

آپؐ کا ہر قدم بحیثیت سپہ سالار رہتی دنیا تک عملی نمونہ ہے آپؐ ہمیشہ ہر غزوہ اور جنگ سے پہلے مسلمانوں کو حوصلہ اور ان کے ایمان کو مضبوط کرتے۔ غزوہ احد کے دوران آپؐ نے تلوار ہاتھ میں لے کر پوچھا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے اس پر بہت سے صحابہ اکرامؓ آپؐ کی طرف لپکے لیکن ابو دجانہؓ نے پوچھا **یارسول اللہ** "اس تلوار کا کیا حق ہے" اس پر آپؐ نے فرمایا کہ دشمنوں کے چہرے کو مارو یہاں تک کہ یہ ٹیڑھی ہو جائے اس پر ابو دجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا۔

بقیہ اگلا

دشمنوں سے بچاؤ کے لیے دن کے بجائے رات کا سفر
دشمنوں کو خبر نہ ہو اس لیے دن کے بجائے رات کا سفر

حضور پاک کی سپہ سالاری خصوصیات میں ایک اہم خصوصیات یہ بھی ہے کہ آپ ہر غزوہ اور جنگ میں حالات کے مطابق حکمت عملی فرماتے کبھی رات کے سفر کو معمول بناتے اور کبھی دن کے سفر کو معمول بناتے۔ اسی طرح غزوہ دومۃ الجندل کے دوران آپ رات بھی سفر کرتے اور دن میں چھپے رہتے تاکہ دشمنوں کو آپکی آمد کی خبر نہ ہو اور اچانک سے ان پر حملہ ٹوٹ پڑے۔

غزوہ خندق کے دوران حضرت نعیم بن مسعودؓ کو یہود و قریش کے درمیان دراڑ ڈالنے کے لیے منتخب کرنا۔

غزوہ خندق کے دوران بنو غطفان کا ایک صاحب جن کا نام نعیم بن مسعود ہے رسولؐ کی خدمت میں داخل ہوا اور عرض اے رسول میں مسلمان ہو چکا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام لانے کی کوئی خبر نہیں لہذا کوئی حکم سمجھئے آپ نے فرمایا تم اکیلے کوئی قوی اقدام تو نہیں کر سکتے لہذا جس قدر ممکن ہو ان کی حوصلہ شکنی کر دو۔ اس پر حضرت نعیم بنو قریظہ کے پاس پہنچا اور کہا آپ لوگ جانتے ہیں مجھے میں آپ لوگوں سے خصوصی محبت اور تعلق رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا جی ہاں!!

Date:

حضرت نعیم نے کہا جو ہوا تو بہتر ہوا۔ یہ تمہارا اپنا علاقہ ہے یہاں تمہارا گھر بار ہے اور قریش غطفان کا یہاں کچھ نہیں ہے اگر جنگ کے بعد تم اور محمد ہی رہ گئے جو نقصان ہوگا تمہارا ہوگا تو قریش کو کہو کہ جب تک قریش تمہیں کچھ لوگ یرغمال کے طور پر نہ دیں راضی مت ہونا پھر کہا کہ وہ قریش کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بنو قریظہ نے محمد سے عہد شکنی کی تھی اب وہ شرمندہ ہے اور تم لوگوں سے کچھ یرغمال لے کر ان کے حوالے کر دے گے اور بنو غطفان کو بھی یہی لفظ دہرائے۔ جب بنو قریظہ یرغمال کے بارے میں بیچ میں سوال کیا تو انہیں حضرت نعیم کی بات سچ ہوتے دکھائی دی یوں ان کی دل شکنی ہوئی اور ان میں پھوٹ پڑ گئی اور حوصلے ٹوٹ گئے۔

حضور پاک کی دور اندیشی سپہ سالار کی نمایاں حیثیت خصوصیت۔

غزوہ تبوک کے وقت سخت گرمی اور قحط سالی کا موسم تھا اس لیے لوگ پھل اور سائے میں رہنا چاہتے تھے لیکن آپ نے بہت دور اندیشی کے بعد نتیجہ اخذ کیا اور فرمایا کہ آپ نے ان فیصلہ کن لمحات میں رومیوں سے جنگ کرنے میں کاہل اور سستی سے کام لیا تو ان پر مسلمانوں کو بہت برے اثرات ہونگے اور مسلمانوں کی ساکھ اکھڑ جائے گی۔ اس لیے آپ نے رومیوں کو مہلت دیے بغیر ان کے علاقے میں گھس کر ان کے خلاف فیصلہ کن جنگ کی۔

حاصل کلام:

حضرت محمد ﷺ ہماری زندگی کے ہر پہلوں کے لیے مکمل طور پر عملی نمونہ ہے۔ اسی طرح

Date:

آپؐ بحیثیت سپہ سالار بھی نمایاں خصوصیات کے مالک تھے
آپؐ دور اندیش، رحم دلی اور حکمت عملی آپؐ کی
سپہ سالاری کی نمایاں خصوصیات ہے۔